اَرْبَعِین

حقیقتِ ایمان:
محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ

تَنْوِیْرُ الْإِیْمَانِ
فِيْ
مَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُرْتَفِعِ الشَّان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

حقیقتِ ایمان

محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ

تَنْوِیْرُ الإِیْمَانِ

فِيْ

مَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُرْتَفَعِ الشَّانِ

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: اَجمل علی مجددی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: جون 2016ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتویات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ٧

١. مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰی وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا ٩

﴿محبتِ اِلٰہی اور اُس کے متعلقات﴾

٢. مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِهٖ ﷺ وَأَجْرُهَا ١١

﴿محبتِ اِلٰہی ومحبتِ رسول ﷺ اور اس کا اَجر وثواب﴾

٣. حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ أَصْلُ الْإِيْمَانِ ١٣

﴿محبتِ رسول ﷺ اَصلِ ایمان ہے﴾

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ١٧

١. مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰی وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا ١٩

﴿محبتِ اِلٰہی اور اُس کے متعلقات﴾

٢. مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِهٖ ﷺ وَأَجْرُهَا ٤٦

﴿محبتِ اِلٰہی ومحبتِ رسول ﷺ اور اس کا اَجر وثواب﴾

٣. حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ أَصْلُ الْإِيْمَانِ ٧٢

﴿محبتِ رسول ﷺ اَصلِ ایمان ہے﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰى وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

﴿محبتِ اِلٰہی اور اُس کے متعلقات﴾

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرة، ۲/۱٦٥)

اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے ''اللہ سے محبت'' جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ. (المائدة، ٥/٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(۳) وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○ (المزمل، ۷۳/۸)

اور آپ اپنے رب کے نام کا ذِکر کرتے رہیں اور (اپنے قلب و باطن

میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیں○

(٤) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ○

(القيامة، ٧٥/ ٢٢-٢٣)

بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گے○ اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گے○

(٥) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا○

(الدهر، ٧٦/ ٨-٩)

اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں○ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیں○

مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰی وَرَسُوْلِهٖ ﷺ وَأَجْرُهَا

﴿محبتِ اِلٰہی و محبتِ رسول ﷺ اور اس کا اَجر و ثواب﴾

(۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (آل عمران، ۳/۳۱)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo

(۲) وَمَن يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَo (المائدة، ۵/۵٦)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور ایمان والوں کو دوست بنائے گا تو (وہی اللہ کی جماعت ہے اور) اللہ کی جماعت (کے لوگ) ہی غالب ہونے والے ہیںo

(۳) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(التوبة، ٩/ ٢٤)

(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ۝

حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ أَصْلُ الْإِيْمَانِ

محبتِ رسول ﷺ اَصلِ ایمان ہے

(۱) قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ○ (البقرة، ۲/ ۱۴۴)

(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجیے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو، اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ (تحویلِ قبلہ کا حکم) ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اور اللہ ان کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ انجام دے رہے ہیں○

(۲) مَا کَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ط ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ لَا

يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ط اِنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (التوبة، ٩/ ١٢٠)

اہلِ مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے (رہنے والے) دیہاتی لوگوں کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ (ﷺ) سے (الگ ہوکر) پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ ان کی جانِ (مبارک) سے زیادہ اپنی جانوں سے رغبت رکھیں، یہ (حکم) اس لیے ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو پیاس (بھی) لگتی ہے اور جو مشقت (بھی) پہنچتی ہے اور جو بھوک (بھی) لگتی ہے اور جو کسی ایسی جگہ پر چلتے ہیں جہاں کا چلنا کافروں کو غضب ناک کرتا ہے اور دشمن سے جو کچھ بھی پاتے ہیں (خواہ قتل اور زخم ہو یا مالِ غنیمت وغیرہ) مگر یہ کہ ہر ایک بات کے بدلہ میں ان کے لیے ایک نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بے شک اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتا○

(٣) قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس، ١٠/ ٥٨)

فرما دیجیے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں○

(٤) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ.

(الأحزاب، ٣٣/٦)

یہ نبیِ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حق دار ہیں اور آپ کی اَزواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔

(٥) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا○ (الأحزاب، ٣٣/٢١)

فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰى وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

﴿محبتِ اِلٰہی اور اُس کے متعلقات﴾

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهٖ فِي صَلَاتِهِمْ، فَيَخْتِمُ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ، أَنَّ اللهَ يُحِبُّهٗ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي ﷺ أمته إلى توحيد الله تبارك وتعالى، ٦/٢٦٨٦، الرقم/٦٩٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة قل هو الله، ١/٥٥٧، الرقم/٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب الفضل في قراءة قل هو الله أحد، ٢/١٧٠، الرقم/٩٩٣۔

اُسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس (بات) کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ اُن کے پوچھنے پر صحابی نے کہا: اِس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اِس لیے میں اِسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُوْرَةً أُخْرٰى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة، ١/٢٦٨ (رواه في ترجمة الباب)، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤١، الرقم/١٢٤٥٥، والترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، ٥/١٥٦، الرقم/٢٩٠١، والدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل قل هو الله أحد، ٢/٥٥٢، الرقم/٣٤٣٥۔

تَقْرَأَ بِأُخْرٰی، فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰی؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰی لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ ایک انصاری صحابی مسجد قباء میں اُنہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اُس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتے۔ وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ایک دن) اُن کے ساتھی کہنے لگے: آپ یہ سورت پڑھتے ہیں، پھر اُسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو صرف یہی پڑھیں اور یا اُسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کریں۔ وہ کہنے لگے: میں اِسے نہیں چھوڑ سکتا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری اسی سورت کے ساتھ امامت کراتا ہوں، ورنہ چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ اُنہیں اپنے سے افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (لہٰذا

وہ خاموش ہو گئے)۔ پھر (ایک دن) جب حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے تو اُنہوں نے ساری بات آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اِس سورت سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

اسے امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم/٦١٣٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٥٨، الرقم/٣٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢١٩، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم/ ٦٩٦۔

بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ***سے روایت ہے*** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: اَلْقُلُوْبُ بِيَدِي، وَالْحُبُّ فِي خَزَائِنِي، فَلَوْلَا حُبِّي لِعَبْدِي مَا قَدَرَ الْعَبْدُ أَنْ يُحِبَّنِي، وَلَوْلَا ذِكْرِي لَهُ فِي الْأَزَلِ مَا قَدَرَ أَنْ يَذْكُرَنِي، وَلَوْلَا إِرَادَتِي إِيَّاهُ فِي الْقِدَمِ مَا قَدَرَ الْعَبْدُ أَنْ يُرِيْدَنِي.(١)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ.

اللہ تعالیٰ نے بعض کتبِ (سماویہ) میں فرمایا ہے: تمام دل میرے دستِ قدرت میں ہیں، محبت میرے خزانوں میں ہے۔ اگر میں اپنے بندے سے محبت نہ کرتا تو وہ بھی مجھ سے محبت نہ کرسکتا، اگر میں نے ازل میں اُس کا تذکرہ نہ کیا ہوتا تو اُس کے بس میں نہیں تھا کہ وہ مجھے یاد کرتا اور اگر میں نے پہلے اُس کی طرف توجہ نہ کی ہوتی تو بندے کو یہ قدرت نہ تھی کہ میری طرف رُخ کرتا۔

اِسے امام رفاعی نے حالة أهل الحقيقة مع الله میں بیان کیا ہے۔

٤. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ: إِذَا أَحَبَّ**

---

(١) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/١٢٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٥،

عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

اسے امام بخاری، احمد، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم/٩٤٠٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء اللّٰه، ٤/١٠، الرقم/١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم/٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم/٣٦٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٢، الرقم/٤٤٦٠ـ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء اللّٰه أحب اللّٰه لقاءه ومن كره لقاء اللّٰه كره اللّٰه لقاءه، ٤/٢٠٦٥، الرقم/٢٦٨٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧١، الرقم/ ٥٢٩٧ـ

اللهِ، أَكَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهٖ، كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهٗ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا اس سے مراد موت کی نا پسندیدگی ہے (یعنی موت کی ناپسندیدگی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی نا پسندیدگی ہے)؟ جبکہ ہم میں سے ہر شخص (طبعًا) موت کو نا پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، لیکن جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے جب کہ کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اس پر اپنی راہیں آسان کر دیتا ہوں اور اس کی محنت اور مجاہدے سے زیادہ اس پر فضل و کرم فرماتا ہوں)۔

اِسے امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ شِئْتُمْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم/٨١٧٨، وأيضاً، ٣/٢٨٣، الرقم/١٤٠٤٥۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم/٢٢١٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٥، الرقم/٢٥١۔

أَنَبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا. فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے پہلی بات کیا فرمائے گا اور مومن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، اے ہمارے پروردگار! وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لیے کہ) ہم (ملاقات میں) تیری معافی اور بخشش کی اُمید رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری بخشش تمہارے لیے طے ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ،

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/ ٢٢٠، الرقم/ ٤٦٨١، والحاكم في المستدرك،

وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خاطر (کسی سے) محبت کی، اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے (کسی سے) عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی (کسی کو کچھ) دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (کسی کو) دینے سے ہاتھ روک لیا، تو بے شک اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اِسے امام ابو داود، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِي حُبُّهٗ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ، مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي

.... ۲/۱۷۸، الرقم/۲۶۹۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۴۱، الرقم/۹۰۸۳۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۷۴)، ۵/۵۲۳، الرقم/۳۴۹۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۷۶، الرقم/۲۹۵۹۲، وابن المبارك في كتاب الزهد، ۱/۱۴۴، الرقم/۴۳۰، والذهبي في ميزان الاعتدال وحسّنه، ۳/۲۵۰۔

فِيمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ﴿**اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيمَا تُحِبُّ**﴾ 'یا اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک میرے لیے نفع بخش ہو۔ یا اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو چیز تو مجھے عطا فرمائے اُسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا۔ یا اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو چیز تو مجھ سے روک لے تو اس سے میری توجہ ہٹا کر اپنی محبوب چیزوں کی رغبت و محبت کو ہی میرے لیے (ظاہر و باطن کی) ٹھنڈک بنا'۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰. **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛** قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا: عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ أَنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٨، الرقم/٣٢٣٥۔

الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ: قُلْ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰی حُبِّکَ﴾.

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ (أَي البخاري) عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نمازِ فجر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ لیتے۔ اتنے میں آپ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا: اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکے رکھا، (فرمایا:) میں رات کو اُٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز (تہجد) میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ مجھ

پر نیند غالب آ گئی۔ اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں حاضر ہوں، فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ تین مرتبہ یہی کہا، پھر فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت (اپنی شان کے مطابق) میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اُس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی۔ پھر میرے لیے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے ہر چیز کو جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں، اے رب! فرمایا: مقرب فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفارات میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز کے لیے (مساجد کی طرف) چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور تکلیف کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا: مزید کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوں دعا مانگو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰی حُبِّکَ﴾ ’اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے

فتنہ و آزمائش سے محفوظ، موت دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے'۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حق ہے، اسے پڑھو اور سیکھو۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(نیز فرمایا:) میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری (صاحب الصحیح) سے اِس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.

قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم/٣٤٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٧٠، الرقم/٣٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٧١، الرقم/٤٨١٠۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: **﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾** ’اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یااللہ! اپنی محبت میرے لیے میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔‘

راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت داود علیہ السلام کا تذکرہ فرماتے تو اُن سے کوئی حدیث بھی بیان فرماتے اور ارشاد فرماتے: وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

١٢. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضي الله عنهما صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٤، الرقم/١٨٣٥١، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب (٦٢) نوع آخر، ٣/٥٤، الرقم/١٣٠٥، ١٣٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٨،

الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِيٌّ غَيْرَ أَنَّهُ كَنٰى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي. اَللّٰهُمَّ. وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

.... الرقم/١٢٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٤/٥، الرقم/١٩٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥/٦، الرقم/٢٩٣٤٨، والبزار في المسند، ٢٢٨/٤ـ٢٣٠، الرقم/١٣٩٢ـ١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ٧٠٥/١، الرقم/١٩٢٣، والطبراني في الدعاء، ١٩٩/١، الرقم/٦٢٤، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ٣٣٣/٢ـ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رِجَالُ إِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ.

حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی۔ بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود بھی میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھی ہیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا۔ عطا نے کہا: وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور ان سے وہ دعا دریافت کی۔ پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: **﴿اَللّٰهُمَّ، بِعِلْمِکَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي. اَللّٰهُمَّ، وَأَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُکَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ، زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ﴾** ’اے اللہ! میں تجھ سے

تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے لیے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لیے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر او دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

اِسے امام احمد نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ علامہ شوکانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۳. عَنْ عَائِشَةَ ؓ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللهِ عَلٰى مَحَبَّةِ نَفْسِهٖ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے نفس کی محبت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔

اسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۱/ ۲۷۵، الرقم/ ٤٤٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ۱۵/ ۷۹۰، الرقم/ ٤٣١٢٧۔

١٤. عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَذُكِرَ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت عمر ﷺ **سے مروی ہے:** میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت ابو حذیفہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم ﷺ کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے عشق کرنے والا ہے۔

اِسے امام ابن ابی عاصم، ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ،

١٤: أخرجه ابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ١/٢٣٩، الرقم/٣١١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٧٧، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣٤، الرقم/٨٩٦۔

١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم/٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم/٣١٦٣، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٥٣۔

يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهِ إِلٰى مَا تَرَوْنَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصعب بن عمیر ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ کرام ﷺ سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے والدین کے ساتھ دیکھا تھا جو اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے۔ میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دوسو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لیے خریدی گئی تھی؛ مگر اب اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

اِسے امام بیہقی نے اور ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

سُئِلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الرِّضَا عَنِ اللهِ ﷻ، وَالْحُبُّ لَهُ.(١)

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٩۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام **سے پوچھا گیا:** کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

وَسُئِلَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: هِيَ أَنْ تُؤْثِرَ اللهَ سُبْحَانَهُ عَلٰى مَنْ سِوَاهُ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام فضیل بن عیاض سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: محبت یہ ہے کہ تم اللہ ﷻ کو اُس کے ہر ماسوا پر ترجیح دو۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الْإِمَامُ مَعْرُوْفٌ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: اَلْمَحَبَّةُ لَيْسَتْ مِنْ تَعْلِيْمِ الْخَلْقِ، إِنَّمَا هِيَ مِنْ مَوَاهِبِ الْحَقِّ وَفَضْلِهِ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام معروف کرخی سے (حصولِ) محبت کے بارے میں پوچھا گیا

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٢۔

(٢) السّلمي في طبقات الصّوفية/٨٩۔

تو آپ نے فرمایا: یہ (محبت) مخلوق کے سکھانے سے نہیں ملتی، (بلکہ) یہ حق تعالیٰ کی عطا اور فضل سے نصیب ہوتی ہے۔

اسے امام سلمی نے ’طبقات الصوفیۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

وَسُئِلَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ عَنِ الْمَحَبَّةِ؟ فَقَالَ: مَحْوُ الإِرَادَاتِ، وَاحْتِرَاقُ جَمِيْعِ الصِّفَاتِ وَالْحَاجَاتِ.(١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابراہیم الخواص سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اپنے ارادوں کو (محبوب کے ارادے میں) محو کر دینا اور (محبوب کے سوا) تمام اَوصاف و حاجات کا (دل سے) مٹ جانا محبت کہلاتا ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: إِلٰهِي تَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا تَزِنُ عِنْدِي جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ فِي جَنْبِ مَا أَكْرَمْتَنِي مِنْ مَحَبَّتِکَ، وَآنَسْتَنِي بِذِكْرِکَ وَفَرَّغْتَنِي لِلتَّفَكُّرِ فِي عَظَمَتِکَ.(٢)

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٢۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٨۔

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابراہیم بن ادہم نے عرض کیا: اے میرے معبود! تو جانتا ہے کہ تو نے مجھے اپنی محبت کا شرف بخشا، اپنے ذکر سے مجھے مانوس کیا اور اپنی شانِ عظمت میں غور و فکر کے لیے میرے دل کو فکرِ غیر سے اس قدر خالی کر دیا کہ اس کے مقابل جنت بھی میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر اہمیت نہیں رکھتی۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے 'تہذیب الاسرار' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ: الْمُؤْمِنُ إِذَا عَرَفَ رَبَّهُ ﷻ أَحَبَّهُ، وَإِذَا أَحَبَّهُ أَقْبَلَ إِلَيْهِ، وَإِذَا وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِقْبَالِ إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الشَّهْوَةِ، وَلَمْ يَنْظُرْ إِلَى الآخِرَةِ عَيْنَ الرَّغْبَةِ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ہرم بن حیان فرماتے ہیں: مومن جب اپنے رب کو پہچان لیتا ہے تو اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور جب وہ اس سے محبت کرتا ہے تو اُسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور جب وہ اس توجہ کی حلاوت کو پا لیتا ہے تو پھر دنیا کو چاہت کی آنکھ سے نہیں دیکھتا اور آخرت کی

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٣۔

طرف رغبت کی آنکھ سے نہیں دیکھتا۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّبَاجِيُّ: أَفْضَلُ نِعَمِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ مَا أَلْهَمَهُمْ مِنْ حُبِّهٖ. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام ابو عبد اللہ النباجی فرماتے ہیں: اللہ تعالی کا افضل ترین انعام ان بندوں پر ہے جن کے دل میں وہ اپنی محبت ڈال دیتا ہے۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ يُوْسُفُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُبِّ، فَقَالَ: أَشَدُّهُمْ حُبًّا ِللهِ أَشَدُّهُمْ لَهٗ تَذَلُّلًا، وَأَكْثَرُهُمْ شَفَقَةً وَنَصِيْحَةً لِخَلْقِ اللهِ أَجْمَعِيْنَ. (٢)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام یوسف بن حسین سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالٰی کے ساتھ سب سے شدید محبت کرنے والا وہ ہے جو

---

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦٠۔

(٢) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٦١۔

اُس کے لیے بہت زیادہ عاجزی کرنے والا ہو اور تمام خلقِ خدا پر سب سے زیادہ شفقت اور خیر خواہی کرنے والا ہو۔

اِسے امام ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَكِّيُّ عَنِ الْمَحَبَّةِ، فَقَالَ: سُمِّيَتِ الْمَحَبَّةُ مَحَبَّةً لِأَنَّهَا تَمْحُوْ مِنَ الْقَلْبِ مَا سِوَاهَا. (١)

ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعْدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

امام عمرو بن عثمان مکی سے محبت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: محبت کو محبت کہتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ قلب سے محبوب کے ماسوا ہر شے کو مٹا دیتی ہے۔

اِسے ابو سعد نیشاپوری نے ’تہذیب الاسرار‘ میں بیان کیا ہے۔

(١) أبو سعد النيسابوري في تهذيب الأسرار/٥٧۔

مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ ﷺ وَأَجْرُهَا

﴿محبتِ اِلٰہی و محبتِ رسول ﷺ اور اس کا اَجر و ثواب﴾

١٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: (وَفِي رِوَايَةٍ: حَلَاوَةَ الإِسْلَامِ) أَنْ يَكُوْنَ اللهُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حلاوةِ الإِيمان، ١/١٤، الرقم/١٦، وأيضًا في كتاب الإيمان، باب مَنْ كَرِهَ أن يعودَ في الكفر كما يَكْرَهُ أن يُلقَى في النّار مِن الإيمان، ١/١٦، الرقم/٢١، وأيضًا في كتاب الإكراه، باب مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالقتل والهوان على الكفر، ٦/٢٥٤٦، الرقم/٦٥٤٢، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الحُبِّ في الله، ٥/٢٢٤٦، الرقم/٥٦٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم/٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٣، الرقم/١٢٠٢١، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب: (١٠)، ٥/١٥، الرقم/٢٦٢٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب طعم الإيمان، ٨/٩٤-٩٥، الرقم/٤٩٨٧، وأيضًا في باب حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم/٤٩٨٨، وأيضًا في باب حلاوة الإسلام، ٨/٩٧، الرقم/٤٩٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصَّبْرِ عَلَى البَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم/٤٠٣٣۔

وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا: (پہلی یہ کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اُسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، (دوسری یہ کہ) جس شخص سے بھی اُسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور (تیسری یہ کہ) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرے جیسے وہ اپنے آپ کا آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا.

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الحُبِّ في اللّٰهِ، ٥/٢٢٤٦، الرقم/٥٦٩٤۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پا سکتا جب تک وہ دوسرے سے محض اللہ کے لیے محبت نہ کرتا ہو؛ اور کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے؛ اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے ان کے سوا دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَحَتّٰى يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ - (وَفِي رِوَايَةٍ: أَنْ يَرْجِعَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا) - بَعْدَ أَنْ نَجَّاهُ اللهُ مِنْهُ، وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ، وَوَالِدِهِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، ٢٣٠، ٢٧٨، الرقم/١٣١٧٤، ١٣٩٩١-١٣٩٩٢، ١٣٤٣١، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٣، الرقم/ ٢٣٧، وابن منده في الإيمان، ١/٤٣٣، الرقم/٢٨٣۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَنْدَه.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی ہر ایک سے محبوب تر نہ ہو جائیں، اور جب تک کہ وہ کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ اس (حالتِ) کفر - (ایک روایت میں ہے: یہودیت اور نصرانیت) - کی طرف لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو کہ اس کے بدلے اسے آگ میں پھینکا جانا پسند ہو۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کی اولاد، اُس کے والد (یعنی والدین) اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

اِسے امام اَحمد، ابن حبان اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ١٣٤٩/٣، الرقم/٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٢٠٣٢/٤، الرقم/٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن المرء مع من أحب، ٥٩٥/٤، الرقم/٢٣٨٥۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ، قَالَ: أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ، قَالَ: فَإِنَّکَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٦، الرقم/٢١٤١٦، وأيضًا، ٥/١٦٦، الرقم/٢١٥٠١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم/٥١٢٦، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم/٢٧٨٧، والبزار في المسند، ٩/٣٧٣، الرقم/٣٩٥١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم/٥٥٦، والبخاري في الأدب المفرد/١٢٨، الرقم/٣٥١۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے (حضور ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کرسکتا (اُس کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تم یقیناً اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا سوال دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے بھی دوبارہ وہی جواب عطا فرمایا۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور دارمی اور بزار نے اَعلیٰ اِسناد سے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب القضاء والفتيا في الطريق، ٦/٢٦١٥، الرقم/٦٧٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحبّ، ٤/٢٠٣٢-٢٠٣٣، الرقم/٢٦٣٩۔

اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر تو خاموش رہا، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے بہت سے روزے، بہت سی نمازیں اور صدقہ وغیرہ (جیسے اَعمال) تو تیار نہیں کیے البتہ (اتنا ضرور ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ:

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي ﷺ، ٣/١٣٤٩، الرقم/٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب،

مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے پاس تو کچھ نہیں، ماسوا اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی، جتنی خوشی آپ ﷺ کے اس فرمانِ اَقدس سے ہوئی کہ تم (روزِ قیامت) اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس ﷜ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر اور عمر ﷠ سے بھی محبت کرتا ہوں، لہٰذا اُمید کرتا ہوں کہ اُن کی محبت

.... باب المرء مع من أحب، ۴/۲۰۳۲، الرقم/۲۶۳۹۔

کے باعث میں بھی اُن حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میرے اَعمال تو اُن کے اَعمال جیسے نہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَيْخٌ كَبِيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ، إِلَّا إِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَوَثَبَ الشَّيْخُ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعُوْهُ، فَعَسٰى أَنْ يَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَبَّ عَلٰى بَوْلِهِ مَاءً.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَنَحْوَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبد اللہ ﷺ **نے بیان فرمایا** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں ایک بوڑھے دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا محمد! قیامت کب ہے؟ آپ

٢٣: أخرجه البزار في المسند، ٥/١٦١، الرقم/١٧٥٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣١٠-٣١١، الرقم/٣٦٢٦، والدارقطني في السنن، ١/١٣١-١٣٢، الرقم/٢-٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٨٦، ١٠/٢٨٠۔

ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اُس نے عرض کیا: کچھ نہیں، اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! میں نے قیامت کے لیے نہ بہت زیادہ نمازیں اور نہ روزے تیار کر رکھے ہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ بوڑھا دیہاتی اسی وقت تیزی سے اُٹھا اور مسجد میں پیشاب کر دیا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے روکنے کے لیے بڑھے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسے چھوڑ دو۔ ہو سکتا ہے وہ اہل جنت میں سے ہو، پھر آپ ﷺ نے اُس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔

اِسے امام بزار، ابو یعلی اور اسی طرح دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رِجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

٢٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللهِ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم/٦٣٩٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٨١، الرقم/١٣٥٥٢، والبزار في المسند، ١/٣٩٣، الرقم/٢٦٩، وأبويعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم/١٧٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٨۔

ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهٖ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حِمار تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ (ایک بار وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو) آپ ﷺ نے اس پر شراب نوشی کی حد جاری فرمائی تھی۔ ایک روز پھر اُسے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اُسے (دوبارہ) کوڑے لگائے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما، یہ کتنی دفعہ (اس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو، اللہ (رب العزت) کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام بخاری، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُـلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهٖ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهٖ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣/٦١]، **دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَآءِ أَهْلِي.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم/٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٨، الرقم/٣٧٢٤۔

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جیسے (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کے لیے (حضرت) ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ پھر غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں، چنانچہ ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، (اگلے دن) آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا مبارک لعابِ دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ ’آپ فرما دیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بُلا لیتے ہیں۔‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

اِسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۶. عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا مُرَاءٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَمُرَاءٍ هٰذَا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللهِ، هٰذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ). قَالَ: فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهِ، فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقُوْا بِهِ رَفَقَ اللهُ بِهِ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ. فَقَالَ: أَوْسِعُوْا لَهُ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٧، الرقم/١٨٩٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في حفر القبر، ١/٤٩٧، الرقم/١٥٥٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٤٨، الرقم/٢٣٨٢، وابن حبان في الثقات، ٢/٩٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٢، الرقم/٩١١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٧، الرقم/٥٨٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٢، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٠٠٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٤٣، ٩/٣٦٩۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت اَدرع سلمی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کے فرائض ادا کرنے آیا تو (کہیں سے) ایک شخص کی بلند آواز سے قرأت کی آواز آ رہی تھی۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی ریاکار معلوم ہوتا ہے۔ (ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا یہ شخص ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبد اللہ ذو البجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ جب ان کا جنازہ تیار ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا، اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے ان کی قبر کھودی تو آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ ﷻ بھی ان پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو ان کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول سے محبت (جو) رکھتے تھے۔

اِسے امام اَحمد نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں جو

کہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جو چاروں اَصحابِ سُنن (ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) نے روایت کی ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ تعالى. وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں، مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔

اِسے امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم/٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم/٤٧١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٦، الرقم/٢٦٣٩، وأيضًا، ١٠/٢٨١، الرقم/١٠٦٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم/٤٠٨۔

فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي قِرَادٍ السُّلَمِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَغَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَتَتَبَّعْنَاهُ، فَحَسَوْنَاهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى مَا صَنَعْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ. قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَأَصْدِقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت ابو قراد السلمی ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا اور اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیا، پھر (مکمل) وضو فرمایا۔ پھر ہم نے اس پانی کو حاصل کیا اور اسے

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢٠، الرقم/.، ٦٥١٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني،٣/٨١، الرقم/١٣٩٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٦٥، الرقم/٤٤٣٨، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٧، الرقم/٧٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٣٣١، الرقم/١٠٤١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٤٥، ٨/٢٧١، والمناوي في فيض القدير، ٣/٢٨۔

تھوڑا تھوڑا پی لیا۔ آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: اس کام پر تمہیں کس چیز نے اُبھارا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو، جب بولو تو سچ بولو اور جو تمہارے پڑوس میں رہتا ہو اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَتْنِي وَحْشَةٌ مِنَ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لَکِ؟ فَقُلْتُ: إِنِّي فِي هٰذَا الْمَكَانِ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ، فَأَخَافُ عَلَيْکَ. فَقَالَ: كَلَّا، إِنَّ اللهَ عزّوجل يَبْعَثُ لَنَا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، يَكْلَؤُنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا. قَالَتْ: فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِکَ إِذْ رَأَيْتُ سَوَادًا قَدْ أَقْبَلَ نَحْوَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ، جِئْتُ أَكْلَؤُکَ بَقِيَّةَ لَيْلَتِکَ هٰذِهٖ. فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهٗ فَنَامَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٦١-٢٦٢، الرقم/٨٥٦۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے تو مجھے رات کی وحشت محسوس ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تاریک رات میں اس جگہ آپ کی جان کا خوف ہے۔ آپ نے فرمایا: ہرگز غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کسی ایسے شخص کو بھیج دے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے، وہ رات کا بقیہ حصہ ہماری حفاظت کا فریضہ سرانجام دے گا۔ فرماتی ہیں کہ میں اسی کیفیت میں تھی کہ میں نے ایک سیاہ سایہ دیکھا جو ہماری طرف آ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ اس نے کہا: (یا رسول اللہ!) میں سعد بن مالک ہوں۔ میں اِس بقیہ رات میں آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا سرِ اقدس (تکیہ پر) رکھا اور استراحت فرما ہو گئے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبَشٍ قَدْ تَنطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ،

٣٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم/٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم/٣١٦٣، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٥٣۔

يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهِ إِلٰى مَا تَرَوْنَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے والدین کے ساتھ دیکھا تھا جو اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے۔ میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دو سو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لیے خریدی گئی تھی؛ مگر اب اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

اِسے امام بیہقی نے اور ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رضي الله عنه، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا لِيُصِيْبَ فِيْهِ شَيْئًا، يَبْعَثُ بِهِ إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا، كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَةَ عَشَرَ

٣١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٦/١١٩، الرقم/١١٤٢٩۔

تَمْرَةً عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا، يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلٰى هٰذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ. فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جِرْيَةِ السَّيْلِ عَلٰى وَجْهِهٖ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر فاقے شروع ہو گئے، جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو وہ کام کاج کی تلاش میں نکلے تاکہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے، وہاں اُنہوں نے اُس کے باغ کو سترہ ڈول پانی سے سیراب کیا اور ہر ڈول کے عوض ایک کھجور کا معاوضہ طے کیا۔ یہودی نے اس مزدوری کے عوض آپ کو سترہ عجوہ کھجوریں عطا کیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ کھجوریں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے آپ کے فاقہ کی خبر پہنچی تو

میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تا کہ آپ کے لیے کچھ کھانے کی چیز حاصل کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کام پر اُبھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ! اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ (کا اثر) اس کے چہرے پر سیلاب کی سی تیزی سے نہ آئے۔ لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو تو اُسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الإِمَامُ سَهْلٌ: عَلَامَةُ حُبِّ اللهِ حُبُّ الْقُرْآنِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ اللهِ وَحُبِّ الْقُرْآنِ، حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَامَةُ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ حُبُّ السُّنَّةِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ السُّنَّةِ حُبُّ الْآخِرَةِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ الْآخِرَةِ بُغْضُ الدُّنْيَا، وَعَلَامَةُ بُغْضِ الدُّنْيَا أَن لَّا يَأْخُذَ مِنْهَا إِلَّا زَادًا وَبُلْغَةً إِلَى الْآخِرَةِ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٣٣٢۔

امام سہل التستری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اُس کے کلام یعنی قرآن سے بھی محبت رکھے۔ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اُس کے حبیب مکرم حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنتِ مطہرہ سے محبت کی جائے (اور سنت کی پیروی کی جائے)۔ سنتِ مطہرہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے محبت رکھی جائے، اور آخرت سے محبت کی علامت یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اپنائی جائے۔ دنیا سے بے رغبتی کی علامت یہ ہے کہ اس میں سے اتنا حصہ ہی لیا جائے جو ناگزیر ہو اور سفرِ آخرت کے لیے ضروری ہو۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ حَاتِمُ بْنُ عَلْوَانَ الْأَصَمُّ: مَنِ ادَّعٰى ثَـلَاثاً بِغَيْرِ ثَـلَاثٍ فَهُوَ كَذَّابٌ، مَنِ ادَّعٰى خَشْيَةَ اللهِ تَعَالٰى مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ عَنْ مَحَارِمِهٖ فَهُوَ كَذَّابٌ، وَمَنِ ادَّعٰى حُبَّ الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ إِنْفَاقِ مَالِهٖ فِيْ طَاعَةِ اللهِ فَهُوَ كَذَّابٌ، وَمَنِ ادَّعٰى مَحَبَّةَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ مَحَبَّةِ الْفَقْرِ فَهُوَ كَذَّابٌ.(۱)

(۱) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٧٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام حاتم بن علوان الاصم نے فرمایا: جس نے تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو ترک کیے بغیر خشیتِ الٰہی کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کیے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے فقر سے محبت کیے بغیر حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أَقْوَامًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نُحِبُّ اللهَ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران، ٣/٣١].(١)

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

امام حسن بصری سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: **﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ**

---

(١) القاضي عياض في الشفا/٤٧٩، الرقم/١١٤٩۔

اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○﴾ ’(اے حبیب!) آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○‘۔

اسے قاضی عیاض نے ’الشفا‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الزَّجَّاجُ: مَعْنَاهُ ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ﴾ – إِنْ تَقْصِدُوْا طَاعَتَهُ – فَافْعَلُوْا مَا أَمَرَكُمْ بِهٖ، إِذْ مَحَبَّةُ الْعَبْدِ ِللهِ وَالرَّسُوْلِ ﷺ: طَاعَتُهُ لَهُمَا، وَرِضَاهُ بِمَا أَمَرَا، وَمَحَبَّةُ اللهِ لَهُمْ عَفْوُهُ عَنْهُمْ، وَإِنْعَامُهُ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهٖ.(١)

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

امام زجاج اس آیت مبارکہ کے معنٰی میں کہتے ہیں: ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ﴾ ’اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو‘ یعنی اُس کی اطاعت کا دم بھرتے ہو تو اس حکم کو بجا لاؤ جو اس نے تمہیں دیا ہے۔ کیونکہ بندے کی اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت ان دونوں کی فرمانبرداری اور ان دونوں کے حکم کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت مسلمانوں کے لیے ان پر اس کی بخشش اور اس کی رحمت کا انعام ہے۔

---

(١) القاضي عياض في الشفا/ ٤٨٠۔

اسے قاضی عیاض نے 'الشفا' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: عَلَامَةُ حُبِّ اللهِ حُبُّ الْقُرْآنِ، وَعَلَامَةُ حُبِّ الْقُرْآنِ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَامَةُ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ حُبُّ السُّنَّةِ. (۱)

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

امام سہل بن عبد اللہ تستری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت قرآن مجید سے محبت ہے، اور قرآن مجید سے محبت کی علامت حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت ہے، اور حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی علامت آپ ﷺ کی سنت سے محبت ہے۔

اسے قاضی عیاض نے 'الشفا' میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) القاضي عياض في الشفا/۵۰۳۔

حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ أَصْلُ الْإِيْمَانِ

﴿محبتِ رسول ﷺ اَصلِ ایمان ہے﴾

۳۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضی الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حبّ الرسول ﷺ من الإيمان، ۱/۱٤، الرقم/۱٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب محبّة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ۱/٦۷، الرقم/٤٤۔

۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/۲٤٤٥، الرقم/٦۲٥۷۔

بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن ہشام ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے) جب تک کہ میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں ۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ ربّ العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا اِیمان کامل ہوا) ہے۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ – (وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) – حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا - (عبد الوارث کی بیان کردہ روایت میں (عبد کی جگہ) الرَّجُل کا لفظ ہے) - جب تک کہ میں اُسے اُس کے گھر والوں، اُس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

اِسے امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ، قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/٦٧، الرقم/٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/٦، الرقم/٣٨٩٥، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/١٣٣، الرقم/١٦٤.

٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم/١٢١.

رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا اور میری آنکھوں میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالرُّوْيَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ

٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في فضل الفقر، ٤/٥٧٦، الرقم/٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٨٥، الرقم/٢٩٢٢، والروياني في المسند، ٢/٨٨، الرقم/٨٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٣، الرقم/١٤٧١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٢٠، الرقم/٢٥٠٥۔

حَسَنٌ.

حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچ لو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر) سوچ لو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر (کا سامنا کرنے) کے لیے تیار ہو جا، کیوں کہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابن حبان اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥١-١٥٢، الرقم/٤٧٧، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم/٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٨٨.

رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي، وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْكُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتّٰى آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتّٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......﴾ [النساء، ٤/٦٩]، فَدَعَا بِهٖ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو بھی آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں پاتا جب تک حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کر لوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے لیکن جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو اپنے درجے میں ہوں گا لہٰذا مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم

نہ ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس صحابی کی اس بات پر خاموشی اختیار فرمائی، یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ لے کر اُترے: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ...... ﴾ 'اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔' آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اُسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

اِسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

٣٨. عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ أَبُوْ سُفْيَانَ حَضَرُوْا قَتْلَ زَيْدٍ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: يَا زَيْدُ، أَنْشُدُکَ اللهَ، أَتُحِبُّ أَنَّکَ الْآنَ فِي أَهْلِکَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عِنْدَنَا مَکَانَکَ نَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ، مَا أُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُشَاکُ فِي مَکَانِهِ شَوْکَةً تُؤْذِيْهِ، وَأَنِّي جَالِسٌ فِي أَهْلِي، قَالَ: يَقُوْلُ أَبُوْ سُفْيَانَ:

٣٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٥٦، والقاضي عياض في الشفا، ٢/١٩، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/١٢٥-١٢٦، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/٦٥، وابن الأثير في أسد الغابة، ٢/١٠٨، ١٥٥، ٣٥٨، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٦٤٩۔

وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مِنْ قَوْمٍ قَطُّ أَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهِمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا يُحِبُّ كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا (ﷺ).

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ وَابْنُ هِشَامٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ.

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے چند افراد - جن میں ابوسفیان بھی تھے - حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت آئے اور ان میں سے کسی نے کہا: اے زید! تجھے اللہ کی قسم! (سچ سچ بتا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت تمہاری جگہ محمد (ﷺ) ہمارے پاس ہوتے کہ ہم (نعوذ باللہ) اُنہیں قتل کرتے اور تم اِس وقت اپنے اہل و عیال کے پاس ہوتے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں! اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ (میرے آقا و مولا) محمد مصطفیٰ ﷺ کو، اِس وقت جہاں بھی وہ رونق افروز ہیں، کانٹا بھی چبھے کہ جس سے انہیں تکلیف پہنچے اور میں آرام سے اپنے اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے آج تک ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو اپنے سردار سے اس طرح ٹوٹ کر محبت کرتی ہو جیسی محمد ﷺ کے اصحاب اُن سے کرتے ہیں۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ (ابوسفیان نے) کہا: میں نے کسی

کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی محمد (ﷺ) کے صحابہ محمد (ﷺ) سے کرتے ہیں۔

اسے امام ابن سعد، قاضی عیاض، ابن ہشام اور ابن جریر طبری نے بیان کیا ہے۔

٣٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلْعَبَّاسِ رضی الله عنهما: أَسْلِمْ، فَوَاللهِ، إِنْ تُسْلِمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُسْلِمَ الْخَطَّابُ، وَمَا ذَاکَ إِلَّا لِأَنَّهُ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی الله عنهما سے مروی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے (میرے والد) حضرت عباس رضی الله عنه سے کہا: آپ اسلام قبول کر لیں، اگر آپ اسلام لے آئیں تو یہ مجھے (میرے والد) خطاب کے اسلام لانے سے بھی زیادہ محبوب ہوگا کیونکہ آپ کا اسلام لانا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ عَبْدَةَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضی الله عنهما، عَنْ أَبِيْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ

٣٩: أخرجه البزار في المسند، ١١/١٨٢۔

٤٠: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠۔

خَالِدٌ يَأْوِي إِلٰی فِرَاشِ مَقِيْلِهٖ إِلَّا وَهُوَ يَذْكُرُ فِيْهِ شَوْقَهٗ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَإِلٰی أَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، ثُمَّ يُسَمِّيْهِمْ وَيَقُوْلُ: هُمْ أَصْلِي وَفَصْلِي، وَإِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَاجْعَلْ رَبِّي قَبْضِي إِلَيْكَ، حَتّٰی يَغْلِبَهُ النَّوْمُ وَهُوَ فِي بَعْضِ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہما نے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا: جب (ان کے والد) حضرت خالد اپنے بستر پر آتے تو وہ رسول اللہ ﷺ سے اپنے اشتیاق اور آپ ﷺ کے مہاجر و انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اپنی محبت کا ذکر ان کے نام لے کر کیا کرتے اور کہتے: یہ لوگ میری اصل و نسل (یعنی حسب و نسب) ہیں، میرا دل ان کی طرف مشتاق ہوتا ہے۔ ان سے میرا شوقِ ملاقات بڑھ چکا ہے۔ اے میرے رب! میری روح اپنی طرف قبض فرما (کر ان سے ملا دے)۔ وہ ابھی اسی کیفیت میں ہوتے کہ ان پر نیند غالب آ جاتی (اور یوں وہ عالم خواب میں اپنی محبوب ہستیوں کے دیدار سے لطف اندوز ہوتے)۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

٤١. سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ وَاللهِ، أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَأَوْلَادِنَا وَآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

٤١: القاضي عياض في الشفا/٤٩٧، الرقم/١٢١٦۔

وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَأِ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ **سے دریافت کیا گیا** کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کی محبت کیسی تھی؟ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اپنے مال، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور شدید پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی کی طلب سے بھی زیادہ آپ ﷺ محبوب تھے۔

اسے قاضی عیاض نے 'الشفا' میں بیان کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ سُفْيَانُ: الْمَحَبَّةُ: اتِّبَاعُ الرَّسُوْلِ ﷺ، كَأَنَّهُ الْتَفَتَ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران، ٣/٣١].(١)

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

حضرت سفیان نے فرمایا: محبت اِتباعِ رسول ﷺ کا نام ہے۔ گویا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف توجہ کی: ﴿قُلْ اِنْ

(١) القاضي عياض في الشفا/٥٠٥۔

كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo﴾ ’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo‘۔

اسے قاضی عیاض نے ’الشفا‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ أَيْضًا: قَالَ بَعْضُهُمْ: مَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ اعْتِقَادُ نُصْرَتِهٖ، وَالذَّبُّ عَنْ سُنَّتِهٖ، وَالْاِنْقِيَادُ لَهَا، وَهَيْبَةُ مُخَالَفَتِهٖ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمَحَبَّةُ: دَوَامُ الذِّكْرِ لِلْمَحْبُوْبِ.

وَقَالَ آخَرُ: إِيْثَارُ الْمَحْبُوْبِ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمَحَبَّةُ: مُوَاطَأَةُ الْقَلْبِ لِمُرَادِ الرَّبِّ، يُحِبُّ مَا أَحَبَّ، وَيَكْرَهُ مَا كَرِهَ.

قَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمَحَبَّةُ: اَلشَّوْقُ إِلَى الْمَحْبُوْبِ.(۱)

قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں: بعض علماء کا قول ہے: رسول اللہ

---

(۱) القاضي عياض في الشفا/۲: ۵۰۶۔

ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ (ایسا دعویٰ کرنے والا) آپ ﷺ کی نصرت کو لازم جانے، آپ کی ﷺ سنت کی حفاظت اور اس کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کی مخالفت سے خوف زدہ رہے۔

بعض کا قول ہے: محبوب پر جاں نثاری محبت کی علامت ہے۔

ان میں سے بعض نے کہا: محبت محبوب کی طرف شوق و وارفتگی کا نام ہے۔

بعض نے کہا: محبت رب کی مراد کے سامنے دل کی موافقت کا نام ہے کہ جس کو وہ پسند کرتا ہے اسے یہ بھی پسند کرے اور جس کو وہ برا کہے اسے یہ بھی برا جانے۔

بعض اَہلِ علم نے کہا ہے: محبت ہمیشگی سے محبوب کا ذکر کرتے رہنے کا نام ہے۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: وَمِنْ عَلَامَاتِ مَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ كَثْرَةُ ذِكْرِهِ لَهُ، فَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ.(١)

وَمِنْهَا كَثْرَةُ شَوْقِهِ إِلٰى لِقَائِهِ، فَكُلُّ حَبِيْبٍ يُحِبُّ لِقَاءَ حَبِيْبِهِ.

قاضی عیاض فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی علامات

---

(١) القاضي عياض في الشفا/ ٥٠٠، الرقم/ ١٢٢٥۔

میں سے ہے کہ آپ ﷺ کا ذکر کثرت سے کیا جائے کیونکہ جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے، وہ اسی کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔

اِنہی علاماتِ محبت میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے لقاء و دیدار کا زیادہ سے زیادہ شوق رکھا جائے کیونکہ ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔